

# کتابِ دانیال - نمبر سینتیس

اصل سچائیوں کی بحالی: ولیم ملر کے خواب کی پردہ کشائی اور آخری دنوں میں نبوتی احیا

Jeff Pippenger

2024-01-01

لماش نے Early Writings باتک باوخ اک رلم میلوآی کرپ سا ےل سا روا، اہت ایگ قح مالک وج ےہ راکرد ےس ملع بلط سا وج ےہ اتا مزال قالطا روا ہی زجت یتوبن یہو Future for نارود ےک سوسرب باوخ ہی ےہ ساہ اوخ اک ےنرک میسقت رپ روطت سرد وک ےس ماہی رگم، ےہ ایگ ایک شیری پراب یئک ےس بناج یک America ایگ الوھک ےس 'رخ آتقو' ےس 1798 وج، ےہ ےہ رک لماش ےس ےل اطم ےک 'ہفاضل ےک ملع ےہ ےہ ےہ ےہ اتلاڈ ےن شور رپ خیرات یک ماغی پ سا باوخ ہی اہت سوکی رحت یک تاماغی پ ےک ےت شرف ےس ریت روا ےل ہپ ہی اہت اترک یگ دن ئامن ےہ اترک حضاو وک طبر کی نای مرد ےک

ولیم ملر کا خواب اس کے کام کی نشاندہی کرتا ہے، اور اس کے کام کی مثال قدیم اسرائیل کے آغاز میں موسیٰ کے کام سے دی گئی تھی۔ آخری ایام میں ملر کے خواب کی تکمیل کی مثال قدیم اسرائیل کے آخری ایام میں مسیح کے کام سے دی گئی تھی۔ قدیم اسرائیل کے اختتام پر مسیح نے جو کام انجام دیا، وہ اس کام کی نمائندگی کرتا ہے جو مسیح روحانی اسرائیل کے آخری دنوں میں انجام دیتا ہے۔ ملر کے خواب میں آخری دنوں میں انجام دیا جانے والا کام "دھول جھاڑنے والے شخص" کے ذریعے انجام پاتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ملر کے خواب کو آخری ایام میں "آدھی رات کی پکار" کی تکمیل کی پیشین گوئی کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ یہ تسلیم کرنا بھی ضروری ہے کہ قدیم اسرائیل کے آخری دنوں میں مسیح کا کام ملر کے خواب میں "دھول جھاڑنے والے شخص" کے کام کی نظیر تھا۔

مسیح کے کام کا ایک پہلو جس پر توجہ دینا اہم ہے یہ ہے کہ انہوں نے نہ صرف حضرت موسیٰ کے زمانے کی دفن شدہ سچائیوں کی مہر کھولی بلکہ ساتھ ہی ان اصل سچائیوں کو مزید نمایاں اور وسیع تر بھی کیا۔ اس طرح انہوں نے ایک مثال قائم کی کہ جب آخری ایام میں خدا کے لوگ ملر کے خواب کو پورا کریں گے تو ملر کی خدمت کے ذریعے قائم کی گئی سچائیاں اپنی اصل تفہیم سے آگے تک وسیع ہو جائیں گی۔

"منجی کے زمانے میں یہودیوں نے سچائی کے قیمتی جواہرات کو روایات اور افسانوں کے ردی کے ڈھیر تلے اس طرح ڈھانپ دیا تھا کہ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ منجی توہم پرستی اور مدتوں سے رچی بسی غلطیوں کا کچرا ہٹانے، اور خدا کے کلام کے جواہرات کو سچائی کے سانچے میں جمائے کے لیے آئے۔ اگر منجی آج ہمارے پاس ویسے ہی آئیں جیسے وہ یہودیوں کے پاس آئے تھے، تو وہ کیا کرتے؟ انہیں روایات اور رسومات کے کچرے کو ہٹانے میں اسی طرح کا کام کرنا پڑے گا۔ جب انہوں نے یہ کام کیا تو یہودی بہت پریشان ہو گئے۔ وہ خدا کی اصل سچائی سے غافل ہو گئے تھے، لیکن مسیح اسے دوبارہ منظر عام پر لے آیا۔ خدا کی قیمتی سچائیوں کو توہم پرستی اور غلطیوں سے آزاد کرنا ہمارا کام ہے۔ ہمیں انجیل میں کتنا بڑا کام سونپا گیا ہے!" Review and Herald, 4 جون، 1889.

آج دھول جھاڑنے والا آدمی (مسیح) "روایت اور رسومات کے کچرے کو صاف کرنے میں ایک مشابہ کام" انجام دے رہا ہے، جیسے یہوداہ کے قبیلے کے شیر (مسیح) نے یہودیوں کے زمانے میں انجام دیا تھا۔ ملر کے خواب میں، سچائی کے قیمتی جواہر جو خدا کے کلام کے صندوقچے میں نہایت ترتیب سے رکھے گئے تھے،

ردی اور نقلی جواہرات سے ڈھک گئے۔ آخری ایام کی آدھی رات کی پکار کے زمانے میں انہی جواہرات کو ردی کے ڈھیر سے نکال کر خدا کے کلام کے بڑے صندوقچے میں واپس رکھا جانا تھا، کیونکہ جب ملرنے بڑے صندوقچے میں بحال کیے گئے جواہرات کو دیکھا تو اس نے "بہت خوشی سے للکارا، اور اسی للکارنے سے جگا دیا"۔ ملر کا خواب 1847 میں پیش آیا، جو پہلے فرشتے کی آدھی رات کی پکار کے تین سال بعد تھا؛ اس لیے خواب میں اس کا جاگ اٹھنا آخری ایام کی آدھی رات کی پکارے۔ وہی آدھی رات کی پکار دو گواہ اعلان کرتے ہیں جنہیں اس حیوان نے قتل کیا تھا جو اتاہ گڑھے سے اوپر آیا تھا، اور جو ساڑھے تین دن تک گلی میں مردہ پڑے رہے، یہاں تک کہ انہیں آپس میں جوڑ کر مردہ سوکھی ہڈیوں کی وادی میں زندگی بخشی گئی اور پھر ایک علم کی طرح بلند کیا گیا۔ ملر کا خواب اسی گلی میں اور اسی وادی میں پورا ہوتا ہے جسے وہ "اپنا کمرہ" قرار دیتا ہے۔

ملرائٹس کی تاریخ میں، خداوند نے ملر کو ایڈونٹزم کی اصل سچائیوں کو قائم کرنے کے لیے استعمال کیا، مگر اُس کے خواب نے یہ نشاندہی کی کہ وقت کے ساتھ وہ سچائیاں دفن ہو جائیں گی۔ روایت اور رسم و رواج کے ملیے کو صاف کرنے کا یہ عمل وہی کام ہے جو مسیح نے قدیم اسرائیل کے اختتام پر انجام دیا، اور اس طرح انہوں نے ولیم ملر کے خواب کی حتمی تکمیل کی مثال قائم کی۔

یہودیوں کی نظر سے "خدا کی اصل سچائی، مگر مسیح نے اسے پھر سے منظر عام پر لے آیا" اوجھل ہو گئی تھی، اور اس نے اپنے کام کو "ہمارا کام" قرار دیا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ "خدا کی قیمتی سچائیوں کو توہم پرستی اور غلطی سے آزاد کیا جائے"۔ ولیم ملر کا خواب اصل سچائیوں کی دریافت، پیشکش اور رد، اور بحالی کی نشاندہی کرتا ہے۔ بحالی کا کام پورا کرنے کے لیے، مسیح نے سچائی کو "سچائی کے ڈھانچے" میں رکھا۔ ولیم ملر کے لیے "سچائی کا ڈھانچا" بت پرستی اور پاپائیت کی دو ویران کرنے والی قوتوں کی اس کی تفہیم تھا۔ آخری دنوں میں "سچائی کا ڈھانچا" اڑدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کی تین ویران کرنے والی قوتیں ہیں۔

جب مسیح دنیا میں اس لیے تشریف لائے کہ دین حقیقی کا نمونہ پیش کریں اور اُن اصولوں کو سربلند کریں جو انسانوں کے دلوں اور اعمال کی رہنمائی کریں، تو جن کے پاس اتنا عظیم نور تھا اُن پر باطل کی گرفت اتنی گہری ہو چکی تھی کہ وہ اب نور کو سمجھتے ہی نہ تھے، اور حق کی خاطر روایت چھوڑ دینے کا کوئی میلان نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے آسمانی معلم کو رد کر دیا، انہوں نے خداوند جلال کو مصلوب کیا، تاکہ اپنی رسومات اور اپنی خودساختہ اختراعات کو برقرار رکھ سکیں۔ آج دنیا میں بھی یہی روح نمایاں ہے۔ لوگ حق کی تحقیق سے گریزاں ہیں، مبادا ان کی روایات متزلزل ہو جائیں اور چیزوں کا ایک نیا نظام قائم ہو جائے۔ انسان میں خطا کا مسلسل امکان رہتا ہے، اور وہ فطری طور پر انسانی خیالات اور علم کو حد سے زیادہ بلند کرنے کی طرف مائل ہے، جبکہ الہی اور ابدی کو نہ پہچانا جاتا ہے نہ اس کی قدر کی جاتی ہے۔ سبت اسکول کے کام کے بارے میں نصیحتیں، صفحہ 47۔

اگر مسیح آج دنیا میں آتے تو وہ "اُسی روح" کو پاتے—انسانی خیالات اور علم کی تمجید کی، جس نے روایت کو سچائی کی جگہ دے دی ہے۔ ملر کے خواب میں، آخری دنوں میں، مسیح وہی کام پورا کرنے کے لیے دھول جھاڑنے والے شخص کی حیثیت سے آتا ہے۔ جب اُس کا دھول جھاڑنے والے کے طور پر کام مکمل ہو جائے گا، تو اصل جواہر سورج سے دس گنا زیادہ چمکیں گے، جب کہ دو گواہ، جن کی نمائندگی ملر کرتا ہے، بلند پکار پر جاگ اٹھیں گے۔

سچائی کا وہ ڈھانچہ جو ملر کو دیا گیا تھا، دو ویران کرنے والی قوتوں کے نبوتی ڈھانچے پر مشتمل تھا، اور سچائی کا وہ ڈھانچہ جو فیوچر فار امریکہ کو دیا گیا ہے، تین ویران کرنے والی قوتوں کے نبوتی ڈھانچے پر مشتمل ہے۔ صندوق کے ساتھ منسلک "چابی" وہ مخصوص طریقہ کار تھا جس کی مہر کھولی گئی اور ملر کو دیا گیا، اور بعد ازاں فیوچر فار امریکہ کو۔

مسیح کے زمانے میں معرفت کی کنجی اُن لوگوں نے چھین لی تھی جنہیں اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا تاکہ عہد عتیق کے صحیفوں میں حکمت کے خزانے کے دروازے کھول سکیں۔ ربیوں اور معلمین نے عملاً آسمان کی بادشاہی غریبوں اور مصیبت زدوں پر بند کر دی تھی اور انہیں ہلاکت کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ اپنی تعلیمات میں مسیح نے ایک ہی وقت میں ان کے سامنے بہت سی باتیں پیش نہ کیں، مبادا ان کے اذہان الجھ جائیں۔ وہ ہر نکتے کو واضح اور نمایاں کر دیتے تھے۔ اگر خیالات کو راسخ کرنے میں مدد ملتی، تو وہ نبوتوں میں موجود پرانی اور مانوس سچائیوں کی تکرار سے عار نہ کرتے تھے۔

مسیح سچائی کے قدیم جواہر کے موجد تھے۔ دشمن کی کارستانیوں کے باعث یہ سچائیاں اپنی جگہ سے ہٹا دی گئی تھیں۔ انہیں ان کے حقیقی مقام سے جدا کر کے باطل کے سانچے میں رکھ دیا گیا تھا۔ مسیح کا کام یہ تھا کہ ان قیمتی جواہر کو سچائی کے سانچے میں ازسرنو ترتیب دے کر قائم کرے۔ سچائی کے وہ اصول جو خود اسی نے دنیا کو برکت دینے کے لیے عطا کیے تھے، شیطان کی وساطت سے دفن کر دیے گئے تھے اور بظاہر معدوم ہو گئے تھے۔ مسیح نے انہیں باطل کے ملیے سے نکالا، انہیں نئی، حیات بخش قوت عطا کی، اور حکم دیا کہ وہ قیمتی جواہر کی طرح دمکیں اور ہمیشہ کے لیے ثابت قدم رہیں۔

خود مسیح ان پرانی سچائیوں میں سے کسی کو بھی بغیر ذرہ بھر مستعار لیے استعمال کر سکتے تھے، کیونکہ ان سب کے موجد وہی تھے۔ انہوں نے ہر نسل کے اذہان اور افکار میں انہیں ڈال دیا تھا، اور جب وہ ہماری دنیا میں آئے تو انہوں نے ان سچائیوں کو، جو مردہ ہو چکی تھیں، دوبارہ ترتیب دیا اور ان میں جان ڈال دی، اور اُنے والی نسلوں کے فائدے کے لیے انہیں پہلے سے زیادہ مؤثر بنا دیا۔ یہی یسوع مسیح تھے جن کے پاس یہ قدرت تھی کہ سچائیوں کو ملیے میں سے نکال کر، انہیں اُن کی اصل تازگی اور قوت سے بھی بڑھ کر، پھر سے دنیا کو دے دیں۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 13، صفحات 240، 241۔

آخری عبارت میں یہ دلچسپ امر ہے کہ قدیم اسرائیل کے اختتام پر مسیح نے جو چابی استعمال کی تھی وہ عہد عتیق کو کھولنے کی چابی تھی۔ ملر کے طریق کار کی چابی نے عہد عتیق اور عہد جدید کے صندوقچے کو کھولا، لیکن آخری ایام میں، اُس کے خواب کے اختتام پر، صندوقچہ زیادہ بڑا ہے۔ آخری ایام میں طریقہ کار کی چابی نہ صرف عہد عتیق اور عہد جدید بلکہ روح نبوت کو بھی کھولتی ہے۔ مہلت آزمائش کے اختتام سے ٹھیک پہلے، یسوع مسیح کے مکاشفہ کی مہر کشائی یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے ذریعے انجام پاتی ہے، جو ملر کے خواب میں مٹی جھاڑنے والے آدمی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ سسٹر وائٹ واضح کرتی ہیں کہ مٹی جھاڑنے والے آدمی کا کام مہلت آزمائش کے اختتام سے ٹھیک پہلے ہوتا ہے۔

خداوند نے مجھے 26 جنوری کو ایک رویا دکھائی، جسے میں بیان کروں گا۔ میں نے دیکھا کہ خدا کے کچھ لوگ بے وقوف اور غفلت میں پڑے تھے؛ وہ محض نیم بیدار تھے، اور انہیں اس زمانے کا ادراک نہ تھا جس میں ہم اب جی رہے ہیں؛ اور یہ کہ 'گرد جھاڑنے والا برش' لیے ہوئے 'آدمی' اندر آچکا تھا، اور کچھ اس خطرے میں تھے کہ جھاڑ کر باہر پھینک دیے جائیں۔ میں نے یسوع سے التجا کی کہ انہیں بچالے، انہیں کچھ اور مہلت دے، اور ان کے سامنے اُن کے ہولناک خطرے کو ظاہر کر دے، تاکہ ہمیشہ کے لیے بہت دیر ہو جانے سے پہلے وہ تیاری کر لیں۔ فرشتے نے کہا، 'تباہی ایک زور آور بگولے کی طرح آ رہی ہے۔' میں نے فرشتے سے التجا کی کہ وہ ان پر رحم کرے اور بچالے جو اس دنیا سے محبت کرتے تھے، اور اپنے اموال سے وابستہ تھے، اور ان سے ناتا توڑنے پر آمادہ نہ تھے، اور انہیں قربان کر کے قاصدوں کی راہ میں سرعت پیدا کرنے کے لیے تیار نہ تھے، تاکہ وہ بھوکی بھڑوں کو خوراک دیں، جو روحانی غذا کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہی تھیں۔

"جب میں نے بیچارے نفوس کو موجودہ سچائی کے فقدان سے مرتے دیکھا، اور کچھ ایسے لوگ جو سچائی پر ایمان کا اقرار کرتے تھے مگر خدا کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری وسائل روک کر انہیں مرنے دیتے تھے، تو یہ منظر حد درجہ تکلیف دہ تھا، اور میں نے فرشتے سے التجا کی کہ اسے مجھ سے

دور کر دے۔ میں نے دیکھا کہ جب خدا کے مقصد کی خاطر ان کے کچھ مال کی ضرورت پیش آتی، تو وہ اس نوجوان کی مانند جو یسوع کے پاس آیا تھا (متی 19:16-22)، غمگین ہو کر چلے جاتے تھے؛ اور یہ کہ جلد ہی اُمڈتی ہوئی بلا گزرے گی اور ان کا سارا مال و اسباب بہالے جائے گی، اور پھر دنیاوی اموال کی قربانی دے کر آسمان میں خزانہ جمع کرنا بہت دیر ہو چکی ہوگی۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، یکم اپریل 1850۔

'اُمڈتا ہوا عذاب' عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی علامت ہے، اور ملر کے خواب میں دھول جھاڑنے والے برش والا آدمی جو کام کرتا ہے وہ مہلت ختم ہونے سے ذرا پہلے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جب وہ کمرہ صاف کر لیتا ہے تو وہ جواہرات کو واپس بڑے صندوقچے میں ڈال دیتا ہے، اور وہ پھر سورج سے دس گنا زیادہ روشن ہو کر چمکتے ہیں۔ دانی ایل اور اس کے تین ساتھی دوسروں سے دس گنا بہتر پائے گئے تھے۔

اب ان دنوں کے اختتام پر جن کے بعد بادشاہ نے کہا تھا کہ انہیں حاضر کیا جائے، خصیوں کے سردار نے انہیں نبوکدنصر کے سامنے پیش کیا۔ اور بادشاہ نے ان سے گفتگو کی؛ اور ان سب میں دانی ایل، حننیاہ، میشایل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہ پایا گیا؛ اس لیے وہ بادشاہ کے حضور کھڑے کیے گئے۔ اور حکمت اور فہم کے ہر معاملے میں، جس کے بارے میں بادشاہ نے ان سے پوچھا، اس نے انہیں اپنی ساری سلطنت کے سب جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر پایا۔ دانی ایل 1:18-20۔

"دنوں کے آخر" دانی ایل کے لیے وہ کسوٹی تھی جس پر نبوکدنصر نے فیصلہ سنایا، اور وہی آزمائش آخری دنوں میں اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔ اصل اور بنیادی سچائیاں آخری دنوں میں جب بحال ہوں گی تو وہ پہلی بار پہچانے جانے کے وقت کی نسبت دس گنا زیادہ چمکیں گی۔ سچائیاں، اور وہ دانا جو آخری دنوں میں ان سچائیوں کو سمجھتے ہیں، پچھلی بارش کے دوران دس گنا زیادہ چمکیں گے، جو آدھی رات کی پکار کی تکرار ہے۔

تم خداوند کی آمد کو ضرورت سے زیادہ دور سمجھ رہے ہو۔ میں نے دیکھا کہ آخری بارش آدھی رات کی پکار کی طرح [اتنی ہی اچانک جتنی] آ رہی تھی، اور دس گنا زیادہ طاقت کے ساتھ۔ اسپالڈنگ اور میگن، 5۔

اصل حقائق کی بحالی 'سطر پر سطر' کی آخری بارش کے طریقہ کار کے اطلاق سے انجام پاتی ہے۔ جب ایک بار یہ بحال ہو جائیں، تو اصل حقائق اُس وقت کی نسبت 'دس گنا' زیادہ روشن ہو جاتے ہیں جب ملرنے پہلی بار اُن پر نگاہ ڈالی تھی۔ وہ دانا جو اصل حقائق کی بحالی کے لیے طریقہ کار کی کلید استعمال کرتے ہیں، ایسا تجربہ حاصل کرتے ہیں جو اُن لوگوں کے تجربے سے 'دس گنا' بہتر ہے جو بائبل کے طریقہ کار کو اختیار کرتے ہیں۔ جنہیں مٹی جھاڑنے والا آدمی جھاڑ کر بٹا دیتا ہے، وہ وہی ہیں جو اُن روایتوں اور رواجوں سے وابستہ ہو گئے ہیں جنہوں نے اصل سچائی کو ڈھانپ دیا ہے، اور جو اُن روایتوں اور رواجوں کی اُن غلطیوں کے ساتھ ہی، جن سے وہ وابستہ ہو گئے ہیں، خارج کر دیے جاتے ہیں۔ باطل عقیدہ ایک بت ہے۔

حق کو ٹھکراتے ہوئے، انسان اس کے مصنف کو ٹھکراتے ہیں۔ خدا کی شریعت کو پامال کر کے، وہ شریعت دینے والے کے اختیار کا انکار کرتے ہیں۔ باطل عقائد اور نظریات کا بت بنانا اتنا ہی آسان ہے جتنا لکڑی یا پتھر کا بت تراشنا۔ عظیم کشمکش، 584۔

افرائیم کے بارے میں وہ اعلان جس نے افرائیم کے لیے مہلت آزمائش کے خاتمے کی نشاندہی کی، اس سچائی پر زور دیتا ہے کہ جھاڑو لگانے والا جب فرش پر جھاڑو دیتا ہے تو کیا کام سرانجام دیتا ہے۔

افرائیم بتوں سے ملا ہوا ہے؛ اسے چھوڑ دو۔ ہوشع 4:17

آپ وہی ہیں جو آپ کہاتے ہیں، جیسا کہ دانی ایل اور تین نیک بزرگوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ سسٹر وائٹ کی ان لوگوں کے بارے میں بے چینی جو 'بیوقوف اور خوابیدہ' تھے، ان کی عدم تیاری اور 'موجودہ سچائی' کی اہمیت کے بارے میں ان کی بے بصیرتی سے متعلق تھی۔ ان کی یہ بے چینی مسیح کی اس فکر مندی کا اظہار تھی جو وہ اپنے دور کے کج بحثی کرنے والے یہودیوں کے لیے رکھتے تھے، جو اصل سچائیوں سے بالکل غافل ہو چکے تھے۔ ملر کا خواب جدید روحانی اسرائیل کے انجام کی نشان دہی کرتا ہے، جس کی تمثیل قدیم جسمانی اسرائیل سے کی گئی ہے۔

فقہا اور فریسی دعویٰ کرتے تھے کہ وہ مقدس صحیفوں کی تشریح کرتے ہیں، مگر وہ انہیں اپنے ہی خیالات اور روایات کے مطابق بیان کرتے تھے۔ ان کی رسومات اور ضوابط دن بدن مزید سخت گیر ہوتے گئے۔ روحانی مفہوم میں پاک کلام لوگوں کے لیے ایک مہربند کتاب کی مانند ہو گیا، جو ان کی فہم کے لیے بند تھی۔ سائنز آف دی ٹائمز، 17 مئی، 1905۔

1863 سے لاوڈیکائی ایڈونٹزم پر بتدریج تاریکی چھا گئی ہے، اور بائبل اور روح نبوت ان کے نزدیک ایک مہر بند کتاب کی مانند ہو گئی ہیں۔ بس مہلت ختم ہونے سے ذرا پہلے، مکاشفہ یسوع مسیح کی مہر کھول دی جاتی ہے، اور اس کے نتیجے میں تین مراحل پر مشتمل ایک آزمائشی عمل وجود میں آتا ہے جو اس انجام پر پہنچتا ہے کہ جو لوگ اپنے رسم و رواج اور روایات کے بتوں کو چھوڑنے سے انکار کرتے ہیں، جلد آنے والے قانون اتوار کے وقت بہا دیے جاتے ہیں۔

ہمارے پاس ایک لامحدود نجات دہندہ ہے، اور خدا کے کلام میں جو سچائی کے جوہر اس کی گواہی دیتے ہیں وہ کتنے قیمتی ہیں۔ مگر یہ قیمتی جواہر ردی، روایات اور بدعتوں کے انبار کے نیچے دفن ہو گئے ہیں جن کی ابتدا خود شیطان نے کی ہے۔ اس کی چالیں ایک عجیب قوت کے ساتھ انسانی اذہان پر کارفرما ہیں تاکہ مسیح کی قدر و قیمت ان کے لیے جو اسی پر ایمان رکھتے ہیں ماند پڑ جائے۔ خدا اور انسان کے دشمن نے ان پر جو مسیح کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ایک جادو سا ڈال دیا ہے، یہاں تک کہ بہت سوں کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ملاقات کے وقت کو نہیں جانتے۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 16 اگست، 1898۔

ملر کا خواب 'اصل سچائیوں' کے قیام کی تاریخ، بعد ازاں ان کے رد، اور پھر بالآخر ان کی بحالی کو واضح کرتا ہے۔ مہلت کے خاتمے سے ذرا پہلے 'Brush Man' Man' منظر میں داخل ہوتا ہے اور اصل سچائیوں کو دوبارہ قائم کرتا ہے، اور انہیں 'دس گنا' زیادہ روشن بنا دیتا ہے۔ یہ سب نصف شب کی پکار کی تاریخ کے دوران ہوتا ہے، جو اتوار کے قانون کے موقع پر تیسرے فرشتے کی بلند پکار سے پہلے واقع ہوتی ہے۔ نصف شب کی پکار اتوار کے قانون سے پیشتر کنواریوں کو جگاتی اور جدا کرتی ہے، جس طرح ملرائٹ تاریخ میں تحقیقاتی عدالت کے آغاز سے پہلے بھی نصف شب کی پکار ہوئی تھی۔ جب جواہر کو واپس بڑے، بحال شدہ صندوقچے میں ڈال دیے جاتے ہیں، تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، کیونکہ یہ واقعہ فرش کے اچھی طرح صاف کیے جانے کے 'بعد' پیش آتا ہے۔

گمراہی کی گردوغبار اور کثافت نے حق کے قیمتی جواہرات کو دفن کر دیا ہے، مگر خداوند کے خادم ان خزانوں کو آشکار کر سکتے ہیں، تاکہ ہزاروں انہیں مسرت اور ہیبت کے ساتھ دیکھیں۔ خدا کے فرشتے متواضع خادم کے پہلو میں ہوں گے، فضل اور الہی بصیرت عطا کرتے ہوئے، اور ہزاروں داؤد کے ساتھ یہ دعا کرنے لگیں گے، 'میری آنکھیں کھول کہ میں تیری شریعت کے عجائبات کو دیکھوں'۔ وہ صداقتیں جو صدیوں سے اوجھل اور نظر انداز رہی ہیں، خدا کے مقدس کلام کے منور صفحات سے شعلہ بن کر جلوہ گر ہوں گی۔ وہ کلیسائیں جنہوں نے عموماً حق کو سنا، اسے رد کیا اور اس کو پامال کیا، مزید بدی کریں گی؛ لیکن 'دانشمند' یعنی جو دیانت دار ہیں، سمجھ جائیں گے۔ کتاب کھلی ہے، اور خدا کے الفاظ ان کے دلوں تک پہنچتے ہیں جو اُس کی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔ آسمان سے آنے والے اُس فرشتے کی بلند پکار پر جو تیسرے فرشتے کے ساتھ شامل ہوتا ہے، ہزاروں اُس غفلت سے جاگ اٹھیں گے جس نے صدیوں سے دنیا کو جکڑ رکھا ہے، اور حق کی خوبصورتی اور قدر و

قیمت دیکھیں گے۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 15 دسمبر، 1885۔

وہ "ہزاروں" جو اُس وقت جاگیں گے، خدا کے اُس دوسرے گلے کی نمائندگی کرتے ہیں جو اب بھی بابل میں ہے، کیونکہ "بلند پکار" اتوار کے قانون کے وقت شروع ہوتی ہے۔ "مٹی جھاڑے والے آدمی" کا کام 11 ستمبر 2001 سے جاری ہے، اور جولائی 2023 سے تو اور بھی زیادہ۔

رسول کہتا ہے، 'ہر ایک صحیفہ خدا کے الہام سے ہے، اور تعلیم، ملامت، اصلاح، اور راستبازی کی تربیت کے لیے مفید ہے تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے پوری طرح آراستہ ہو۔' بائبل خود اپنی تشریح کرتی ہے۔ ایک مقام ایک ایسی کنجی ثابت ہوگا جو دوسرے مقامات کو کھول دے گی، اور اس طرح کلام کے پوشیدہ معنی پر روشنی پڑے گی۔ ایک ہی موضوع پر گفتگو کرنے والے مختلف حوالہ جات کا باہم تقابل کر کے، اور ان کے ہر پہلو کو دیکھتے ہوئے، کلام مقدس کے حقیقی معنی نمایاں ہو جائیں گے۔

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ کلام خدا کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے انہیں مقدس صحائف کی تفاسیر سے رجوع کرنا چاہیے، اور ہم یہ موقف اختیار نہیں کریں گے کہ تفاسیر کا مطالعہ نہ کیا جائے؛ لیکن انسانوں کے الفاظ کے انبار کے نیچے خدا کی سچائی کو دریافت کرنے کے لیے بہت زیادہ تمیز و بصیرت درکار ہوگی۔ بائبل پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے والی کلیسیا نے خدا کے کلام کے بکھرے ہوئے جواہرات کو سچائی کی ایک کامل زنجیر میں پرونے کے لیے کتنا کم کام کیا ہے! سچائی کے جواہرات، جیسا کہ بہت سے سمجھتے ہیں، سطح پر نہیں پڑے ہوتے۔ شر کے گٹھ جوڑ کا مدبر دماغ ہمیشہ سرگرم رہتا ہے کہ سچائی کو نظروں سے اوجھل رکھے اور بڑے لوگوں کی آرا کو پوری طرح نمایاں کرے۔ دشمن تعلیمی طریقہ کار کے ذریعے آسمانی نور کو دھندلا دینے کے لیے اپنی ساری طاقت لگا رہا ہے؛ کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ لوگ خداوند کی یہ آواز سنیں: 'یہی راستہ ہے، اسی میں چلو۔'

"سچائی کے جواہر میدانِ وحی میں بکھرے پڑے ہیں؛ مگر وہ انسانی روایتوں کے نیچے، آدمیوں کے اقوال اور احکامات کے نیچے دفن کر دیے گئے ہیں، اور آسمانی حکمت کو عملاً نظر انداز کر دیا گیا ہے؛ کیونکہ شیطان اس بات میں کامیاب ہو گیا ہے کہ دنیا کو یہ یقین دلا دے کہ انسانوں کے الفاظ اور کارنامے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ خداوند خدا، جہانوں کا خالق، نے بے پایاں قیمت پر انجیل دنیا کو عطا کی ہے۔ اسی الہی وسیلے کے ذریعے، آسمانی تسکین اور دائمی دلجوئی کے خوش کن، فرحت بخش چشمے اُن کے لیے کھول دیے گئے ہیں جو حیات کے چشمے کے پاس آئیں گے۔ سچائی کی رگیں ابھی دریافت ہونی باقی ہیں؛ لیکن روحانی باتیں روحانی طور پر ہی پرکھی جاتی ہیں۔ بدی سے دھندلائے ہوئے اذہان سچائی کی قدر، جیسی کہ وہ یسوع میں ہے، سمجھ نہیں سکتے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، یکم دسمبر، 1891۔

مسیح کا کام، جسے ملر کے خواب میں "گرد جھاڑے والے شخص" کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، دو پہلو رکھتا ہے۔ اس کا مقصد غلطی کو دور کرنا اور اصل سچائیوں کو بحال کرنا ہے۔ غلطی کو دور کرنے کا عمل بھی دوہرا ہے، کیونکہ جب غلطی کو کھڑکی سے باہر جھاڑا جاتا ہے تو وہ اپنے ساتھ اُن لوگوں کو بھی لے جاتی ہے جو غلطیوں کے ساتھ وابستہ رہنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ جدائی کا وہ کام جو گرد جھاڑنے والے شخص کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے، اس کا ذکر یرمیاہ نے بھی کیا ہے، اور اس کی شہادت سسٹر واٹھ کے موافق ہے، جب انہوں نے کہا کہ، "خداوند کے کارکن ان خزانوں کو آشکار کر سکتے ہیں، تاکہ ہزاروں لوگ انہیں مسرت اور ہیبت کے ساتھ دیکھیں۔"

پس خداوند یوں فرماتا ہے: اگر تُو رجوع کرے، تو میں تجھے پھر واپس لاؤں گا، اور تُو میرے حضور کھڑا رہے گا؛ اور اگر تُو قیمتی کو حقیر سے جدا کرے، تو تو میرے منہ کی مانند ہوگا؛ وہ تیری طرف رجوع کریں، لیکن تو اُن کی طرف رجوع نہ کرنا۔ یرمیاہ 15:19۔

یرمیاہ کی عبارت کا سیاق اُن لوگوں کو مخاطب کرتا ہے جنہوں نے 18 جولائی 2020 کی پہلی مایوسی کا سامنا کیا ہے۔ یہ صرف "دھول جھاڑنے والا آدمی" ہی نہیں جو قیمتی کو ردی سے جدا کرتا ہے، بلکہ یہ اُن لوگوں کا بھی کام ہے جن کی نمائندگی یرمیاہ کرتے ہیں، جنہیں اس طور پر پیش کیا گیا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کر رہے ہیں کہ وہ خداوند کی طرف لوٹیں گے یا نہیں۔ وہ ظاہر ہے کہ خداوند کے ساتھ نہیں رہے، کیونکہ اگر وہ اُس کے ساتھ چل رہے ہوتے تو اُن کے لوٹ آنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔ جب وہ لوٹ آئیں گے اور خداوند کے حضور کھڑے ہوں گے، اور بعد ازاں اُس کے ترجمان بن جائیں گے، تو وہ قیمتی کو ردی سے جدا کرنے کا کام انجام دے چکے ہوں گے۔ "دھول جھاڑنے والے آدمی" کا کام اہل حکمت کی شرکت کا متقاضی ہے۔ ملر کے خواب میں "دھول جھاڑنے والے آدمی" کا کام اُس وقت بھی واضح ہوتا ہے جب مسیح ایک عمل تزکیہ کے ذریعے اپنی کھلیان کو صاف کرتا ہے۔

"یہ تزکیہ کا عمل کب شروع ہوگا، میں نہیں کہہ سکتا، لیکن اسے زیادہ دیر تک مؤخر نہیں کیا جائے گا۔ وہ جس کے ہاتھ میں چھاج ہے اپنے ہیکل کو اخلاقی ناپاکی سے پاک کرے گا۔ وہ اپنے کھلیان کو پوری طرح صاف کرے گا۔" Testimonies to Ministers, 372, 373.

آخری "خالص کرنے کا عمل" جولائی 2023 میں شروع ہوا، اور یہ ملاکی کے تیسرے باب کا خالص کرنے کا عمل ہے۔

ملاکی 1:3-4 کا اقتباس کیا گیا ہے۔

"خدا کے لوگوں کے درمیان کندن بنانے اور پاک کرنے کا ایک عمل جاری ہے، اور رب الافواج نے خود اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے۔ یہ عمل روح کے لیے نہایت کٹھن ہے، لیکن ناپاکی کے دور ہونے کے لیے یہ ضروری ہے۔ آزمائشیں اس لیے ضروری ہیں کہ ہم اپنے آسمانی باپ کے قریب لائے جائیں، اس کی مرضی کے تابع ہو کر، تاکہ ہم خداوند کے حضور راستبازی میں نذرانہ پیش کریں۔ روح کو کندن بنانے اور پاک کرنے میں خدا کا کام اس وقت تک جاری رہنا چاہیے جب تک اس کے خادم اتنے فروتن، اتنے خودی سے مردہ نہ ہو جائیں کہ جب انہیں سرگرم خدمت کے لیے بلایا جائے تو ان کی نظر صرف خدا کے جلال پر ہو۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 10 اپریل، 1894۔

ملر کے دوسرے خواب میں اصل سچائیوں کی بحالی اور ایک ایسی قوم کی بیک وقت بحالی کی نشاندہی کی گئی ہے جو پراگندہ ہو چکی تھی۔ نیوکدنصر کے دوسرے خواب میں اس کی بادشاہی کی بحالی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ملر کا خواب اصل سچائیوں کے دفن کیے جانے کو ان سچائیوں کے 'پراگندہ' ہونے کے مفہوم میں بیان کرتا ہے۔ لفظ 'پراگندہ' 'سات زمانے' کی علامت ہے۔ نیوکدنصر کا خواب 'سات زمانے' کی 'پراگندگی' کے بارے میں ہے۔ نیوکدنصر کو 1798 میں وقتِ انتہا پر رکھا گیا ہے، اور وہ وہاں ایک توبہ یافتہ شخص کی نمائندگی کرتا ہے۔ ملر 1798 میں 'داناؤں' کی علامت ہے۔

ہم اگلے مضمون میں ملر کے خواب کو جاری رکھیں گے۔

جب ہمیں دوسروں سے اختلاف کرنے کی نوبت آئے، یا دوسرے ہماری رائے سے اپنے اختلاف کا اظہار کریں، تو ہمیں روح مسیحی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اس حقیقت کو نمایاں رکھنا چاہیے کہ ہم پرسکون اور منصفانہ رہ سکتے ہیں؛ کیونکہ سچائی تحقیق کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ جتنا زیادہ اس کا مطالعہ کیا جائے گا، اتنی ہی زیادہ اس کی روشنی چمک کر ظاہر ہوگی۔ خداوند ہر اُس چیز کو ناپسند کرتا ہے جس میں سختی اور شدت کی جھلک ہو، اور اُن لوگوں کی سرزنش کرتا ہے جو اختلاف رائے رکھنے والوں پر حقارت اور ملامت ڈالتے ہیں اور انہیں ممکنہ حد تک بدترین رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ تمام آسمان ایسے کرنے والوں کو اسی نگاہ سے دیکھتا ہے جس نگاہ سے آسمان نے فریسیوں کو دیکھا تھا، اور انہیں کتاب مقدس اور قدرتِ خدا دونوں سے جاہل قرار دیتا ہے۔ حق کے دشمن حق کو باطل نہیں بنا سکتے۔ وہ سچائی کو پامال کر سکتے ہیں، اور یہ سمجھ سکتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے اسے گرا کر کوڑا کرکٹ سے ڈھانپ دیا ہے، اس لیے وہ مغلوب ہو گئی

ہے؛ لیکن خدا اپنے چند وفاداروں کو ابھارے گا کہ وہ وہی کریں جو مسیح نے زمین پر ریتے ہوئے کیا تھا—کوڑا کرکٹ بٹا دیں، اور سچائی کو سچائی کے ڈھانچے میں اس کے موزوں محل پر دوبارہ قائم کریں۔

ان حلقوں میں جہاں سچائی بحث کا موضوع ہو، وہاں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو ہر اُس بات کی مخالفت کریں گے جسے انہوں نے خود سچ نہیں مانا؛ اور جب وہ اپنے آپ کو یہ باور کراتے رہیں گے کہ وہ صرف خطا سے نبرد آزما ہیں، انہیں لازم ہے کہ بلا تعصب کان لگا کر سنیں تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ سچ کیا ہے، اور جو کہا جاتا ہے اس کی غلط ترجمانی اور غلط تعبیر نہ کریں۔ ان کے سامنے ہر زمانے کے اُن لوگوں کی مثال موجود ہے جنہوں نے سچائی کے خلاف جنگ کی، اور ایسا کرتے ہوئے خدا کی کونسل (sic) کو اپنے ہی خلاف رد کیا۔ بھاری ذمہ داری اُن لوگوں پر آن پڑے گی جنہیں بڑا نور اور بڑے مواقع حاصل ہوئے، پھر بھی وہ پوری طرح خداوند کے ساتھ نہ ہوئے۔ اگر وہ جرات کر کے پوری طرح خداوند کے ساتھ ہو جائیں، تو وہ سالمیت میں محفوظ رکھے جائیں گے، حتیٰ کہ جب انہیں اکیلے کھڑا ہونے کے لیے بلایا جائے۔ وہ انہیں پاکیزگی اور انصاف میں دلیرانہ کھڑا ہونے کے قابل بنائے گا، راستبازی کے لیے آلود اصولوں کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے۔ وہ انہیں اس بات پر قائم رکھے گا کہ وہ حق کے لیے اس لیے لڑیں کہ وہ حق ہے، اگرچہ عدالت کوچہ و بازار میں گری پڑی ہو اور راستی داخل نہ ہو سکے۔ وہ سمجھیں گے کہ کیا چیز پاک اور بے داغ ہے، اور مسیح کی زندگی کے مطابق ہے، اور روح، قول یا عمل میں مسیحیت کے پاکیزہ ترین اصولوں سے نہ ہٹیں گے، خواہ وہ صرف جہالت ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی مخالفت میں بھی کھڑے ہوں جو تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہیں، اور جو انہیں خاموش کرنے کے لیے سفسطائی ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اس تمام کشمکش میں، جہاں خطا سچائی کے خلاف برسریکار ہو، وہ محفوظ رکھے جائیں گے، اور انہیں ایسی روش اختیار کرنے کی توفیق دی جائے گی کہ ان کے دشمن نہ اسے جھٹلا سکیں گے نہ اس کا مقابلہ کر سکیں گے۔ وہ اصول پر چٹان کی طرح قائم رہیں گے، کسی شخص سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے، پھر بھی وہ وہی روح برقرار رکھیں گے جو ہر مسیحی کی پہچان ہے۔

جو شخص مسیح کا پیرو ہے وہ پاک اور عام کے درمیان امتیاز کرے گا، اور انسان کے کردار اور عمل کی سچی شہادت سے وابستہ رہے گا، کیونکہ مسیح نے فرمایا ہے، 'تم اُن کے پھلوں سے انہیں پہچانو گے۔' مسیحی ہر طرح کی مخالفت کے درمیان بھی آگے بڑھتا رہے گا۔ وہ خوشامد کو حقیر سمجھے گا کیونکہ وہ شیطان کی پیداوار ہے۔ وہ الزام تراشی سے نفرت کرے گا کیونکہ یہ اُس شریر کا ہتھیار ہے۔ وہ حسد کو دل میں نہ بسائیں گے اور نہ خود ستائی میں مبتلا ہوں گے، کیونکہ یہ خدا اور انسان کے مخالف کی خصوصیات ہیں۔ وہ جاسوسی کرتے ہوئے نہ پائے جائیں گے؛ کیونکہ شیطان نے یسوع کے خلاف اس کام میں حقیر سمجھے جانے والے یہودیوں کو استعمال کیا تھا۔ وہ اپنے بھائیوں کے پیچھے سوالات کی بوچھاڑ لے کر نہیں پڑیں گے، جیسے یہودی مسیح کے پیچھے اس غرض سے لگے ریتے تھے کہ اسے باتوں میں الجھا دیں اور اسے بہت سی باتیں کہنے پر ابھاریں تاکہ کسی ایک لفظ پر اسے مجرم ٹھہرائیں۔ ہوم مشنری، یکم ستمبر، 1894۔